منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	باخاتم مہر آمدہ منشور محمدؐ	توریتہ بلا توریہ انجیل بہ تجیل	گویان صفت و سیرتِ مبرد محمدؐ
نمبر ۸	مورخہ ۱۷- ربیع الاول ۱۲۹۰ ہجری روز پنجشنبہ		جلد ۲
لا الٰہ الا اللہ	مثنوی موحّد		محمدؐ رسول اللہ

بحمد خالق و نعتِ رسولؐ — کہلتے تقریر موحد کہین پھول — واقع ظلمت ہی یا نام خدا — نور منشور محمدؐ مصطفا

لکھنؤ سے اک شکوفہ جو کا — یعنی پیرچہ یا دری مسمور کا — سید الکونین ختم المرسلین — آخر آمد بود فخر الاولین

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین — خار کی مانند حق کی راہ مین — سارے بینیون سے دل انصاف ہی — بدزبانی شیوۂ اجلاف ہر

نام رکھا شمس ہی اخبار کا — نور پرگرتا ہی شعلہ نار کا — خود رویمین گوہر عیسیٰ ہی طاق — چل سکیگا پر نہ ہمراہِ براق

نہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا — کرتے ہین توہین فخر انبیا — مذہب احمد ہی توحید احد — شرک کو تثلیث کو کرتا ہی رد

افترا بہتان دالزام قبیح — سرور عالم پہ دہرتے ہین صریح — قال حق ہی قل ہو اللہ احد — باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

اور خصوصاً ہین جو کالے دری — تازہ نخوت جنکی سر مین ہی بھری — بی پدر فرزند پیدا کو کہا — طفل را در مہد گویا او کند

سوفیونکی طرح سے بی نام و ننگ — جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ — آدم و حوا کو کب باپ تھے — قدرتِ خالق سے تھے پیدا ہوے

کرکی تحریف سخن مین ریل پیل — روغن سپر کو کہتے ہین چھلیل — وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا — ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا

الامان ای صانع چرخ کہن — ات بگڑی نیل کا ہی جو تن رن — اک خدا کو تین مین کرنا حلول — ہی سراسر شرک و نافہمی کی بھول

دین حق پر اپنی ہین ہم استوار — ہین دل و جان سے محمد پر نثار — خوف خالق سے ڈر و اے مشرکو — اک خدا کو تین تیرا مت کرو

منشور محمدی نمبر ۳

اب مین اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون اگر کوئی اہل انصاف علماے مسیحیہ مین سے میری تحریر پر توجہ کرین گے اور ازراہ تحقیق اوسکر سنانون کا حال دریافت فرماوین گے یا اونہین دونون کے حال کو زاید تفتیش چاہین گے تو بتفصیل اون کے دروغ گوئی کا حال لکہونگا وجہ ثانی یہہ ہے کہ ان کرسٹانون کے تصنیفات مین ایسا تعصب بیجا اور عناد بھرا ہے کہ مصنف شخص انہین دیکہکر نفرت کامل کر سکتا ہے اور بالیقین کہہ سکتا ہے کہ ان مصنفون کو ہرگز اظہار حق منظور نہین بلکہ محض بسبب عداوت قلبی کے یا اظہار خیر خواہی اور طمع دنیاوی کی یہہ اوراق سیاہ کئے ہین مثلاً عماد الدین کے تاریخ محمدی (جسکا جواب مولوی چراغ علی صاحب نے نہایت عمدہ طور سے لکہکر طبع کرادیا ہے) جو منصف اس تاریخ کو دیکہیگا بے تامل کہدیگا کہ اس کے مصنف نے محض اپنی دل کے جلے پہپولے توڑی ہین جب پادری صاحب نے دین اسلام چہوڑکر طمع دنیاوی کے سبب دین عیسوی اختیار کیا تو اہل اسلام نے طعن و تشنیع شروع کی پس پادری صاحب نے طیش مین آکر یہہ کتاب لکہہ ڈالے بہلا جو شخص کروڑون آدمی کا پیشوا ہو اور لاکہون آدمیون کو ضلالت بت پرستی اور افعال ذمیمہ سے نکالکر راہ راست پر لایا ہو اور انکو پورا موحد اور پسندیدہ افعال کرایا ہو اور بہت سی موافق و مخالف اسکی حالات کو قلمبند کرنے والا ہون اور بڑے بڑے متعصب مخالف اوس کے مداح ہون اوسکی تاریخ کوئی اسطرح لکہی کہ سوائی عیوب کو ایک خوبی بہی ثابت نکرے بلکہ بہولے سے بہی کوئی وصف نہ لکہیگا اگر لکہی بہی تو اسطرح بگاڑکر لکہی کہ ظاہرا وہ خوبی بہی عیب معلوم ہو پہر کیون کر منصف شخص ایسے مورخ کو سچا سمجہہ سکتا ہے خاصکر اس وقت مین کہ اوسکے مخالف بہی مدح سرائی کرتے ہون اہل دانش خوب جانتے ہین کہ ایسی کتاب بہت بڑے فساد کا منشا ہے کیونکہ ایسے شخص معتقد علیہ کے عمدہ حالاتکو ایکبڑے طور سے بیان کرنا اور بیجا اپنی عندیہ مانا اوسکے معتقدون کو چہیڑنا ہے اور اون کے دلمین تخم عناد کا بونا ہے اور ایک سخت تحریک دیکر طیش مین لانا ہے یہہ وہ امر ہے کہ ہمارے سرکار نامدار جس سے نہایت بیزار ہے ایسے امر کی بنیاد سرکار کے منشاء دلی کو نیست و نابود کرتی ہے پادری صاحب یہہ مانکر مخالف کا اعتراض کرنا شیوۂ قدیم ہے کچہہ عادات جدید نہین مگر اعتراض کرنا امر دیگر ہے اور کسیکی ہجو کرنا اور دماندبنکر اوسکی اوصاف بہی بگاڑکر بیان کرنا امر دیگر ہے مانا کہ بدگمین اوصاف کو عیوب پر حمل کر سکتا ہے دیکہئے حضرت مسیح کا بی باپ ہونا ایک معجزہ ہے مگر غور کیجئے کہ معاندین یہود کیا کہتے

مسئلہ

جاد و ریاس خوبی کو کیسو سخت عیب پر حمل کرتے ہین اور
ہی کہتے ہین کہ ایسو معجزہ تو بہت سے کنولدیان دیکھا
ہر کسے ہین اب دانشمند بیان فرمائین کہ ایسو کتابیز
بجنا تائید دین ہی یا تخریب دین اس مختصر تحریر مین
بن دو ہی وجہون پر اکتفا کرتا ہون اور اگر سبب ہین
یان کی جائین تو ایک کتاب مستقل تیار ہو اب مین
ناظرین باتمکین سے امیدوار ہون کہ ان وجہونکو
لاحظہ فرماکر اپنی اپنی رائے صائب تحریر فرمائین -

الراقم محمد علی عفی عنہ -

بقیہ مضمون مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی

قال لیس محمد نے جو سورہ نسا کی آیت کے حکم سے
تجاوز کرکے چار عورت سے زیادہ اپنی نکاح مین
لئے تہین اسواسطے سورہ احزاب کی یہ آیت وارد
کرکے اپنی تجاوز پر پردہ ڈالا - انتہے -

اقول ازواج کا عدد کثیر تو سورہ نسا کی آیت
سے پہلے ہو چکا تھا نہ کہ بعد پھر ان آیتون کے احکام
مین تخالف اور اس سے تجاوز سمجھنا درست نہین
جب سورہ نسا کی آیت تحدید ازواج کی ظاہر ہوی
اسکے ساتہ ہی جناب پیغمبر کے ازواج سابقہ کی تحلیل
کی گئی اور آیندہ کیواسطے قطعی ممانعت بلکہ تبدیل
کے بہی حرمت شدیدہ کا حکم ہوا پس دونون
آیتون کا حکم علیحدہ تہا سورہ نسا کی آیت مین

عامہ مسلمین کے احکام نکاح ہین اور سورہ احزاب
والی آیت مین جناب پیغمبر کے ازواج کے احکام ہین
پس ان دونون کا مورد ایک نہین تو تجاوز کیسا
افسوس ہے ایسی کج فہمی اور بے بصیرتی پر
یہ ناحق کوشش لوگ ایسا گمان کرتے ہین
کہ جناب پیغمبر کو ازواج کے بارہ مین بہ نسبت عام
مسلمین کے آزادی حاصل تہی اور انہون کے حق
مین چند خاص رعایتین مفید مطلب تہین حالانکہ
بنظر انصاف و راستی دیکہنے سے معلوم ہوتا ہی
کہ بہ نسبت عامہ مسلمین کے جناب پیغمبر کو ازواج
کے بارہ مین زیادہ دقت اور قید اور سخت پابندی
اور حد تہی کیون کہ غیر نبی کو تبدیل ازواج کا در صورت
اختراق اختیار تہا - برخلاف جناب پیغمبر کی کہ انکو
واسطے آیہ لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل
بہن - ایک سخت مانع اور احسان شدید تہا
کیون کہ ان ازواج کے غیر موجودگی کے حالت
مین ... بہی انکا بدل حاصل نہین کر سکتی
تہے - اگر کوئی حکم خاص کسی رعایت کا یا کوئی
پروانگی بالتخصیص پیغمبر کے مفید مطلب نازل ہوتے
اگر کو ایسی تخصیص اور پروانگی کا صدور خدا سے نا
ممکن نہو - اسپر مخالفین کو تہمت لگانی اور
بدگمانی کرنے کی گنجایش تہی مگر یہ صریح نا
انصافی ہے کہ امتناعی الحکام - قہر نفس اور تحصن

شدید اور بڑی قید اور بندگی مقتضای بشریت
پر صبر اور میلان خاطر پر بھی جبر کرنے کی اور ہوا
نفس کے خلاف جناب پیغمبر کے یان موجود ہین انپر
یہہ اولتی سمجھہ کے آدمی طعنہ زن ہوتے ہین۔
یہہ احکام جو اپنی ہوای نفس کے خلاف مشتہیات
قلب کو ضد اپنی بے اختیاری کے باتون پر بھی
صبر اور بے بسی کی حالت مین میلان خاطر پر بھی جبر
کرنے کی موجود ہین (ولو اعجبک حسنہن) جناب
پیغمبر کی تقدس اور پارسائی اور عفت اور زہد
کے ہزارون دلیلون کے برابر ہین کیون کہ جو شخص
اپنی ہوای نفس کا تابع نفسانی خواہشون کا فکر مند
ہو اس سے اپنی ذات کے نسبت ایسے احکام
امتناع اور قہر نفس کے ظاہر کرنیکی امید نہین ہی۔

نصایح علمی

علم حیات جاودانی ہے علم روشنائی چشم باطن
ہے علم سے خدا کی طاعت ہوتی ہے علم
سے خدا پہچانا جاتا ہے علم سے نیک
و بد مین امتیاز ہوتا ہے علم عقل کا
پیشوا ہے خدا سعادتمندون کو علم دیتا ہے
اور اشقیا کو اُس سے محروم رکھتا ہی
دو بھوکے سیر نہین ہوتے ایک
طالب علم اور دوسرا طالب مال۔

علم کا حاصل کرنا ہر شخص پر واجب بلکہ
ہر مرد و زن پر فرض ہے اس کو اسکے
اہل سے طلب کرنا چاہیئے جاہلون
مین عالم ویسا ہے جیسا مردون مین
زندہ۔ اور سکھانے والیکے واسطے
دو بزرگیان ہین یعنے علم کا طلب کرنا
اور اوس پر عمل کرنا عقل کا کمال ہے
بل علم کا طلب کرنا رزق کی تلاش
سے زیادہ تر واجب ہے کیون کہ
رزق ایک عال بانٹ چکا ہے اور
خود اُس سے ذمہ داری اور ضامنی کی
ہے بیشک پہونچاویگا طلب کرنے کی
حاجت نہین بخلاف علم کے کہ وہ جمع ہے
عالمون کے پاس اور بندگان خدا کو
اُس کو طلب کرنیکا حکم ہے۔ اوس کے
اہل سے اس وجہ سے چاہیئے اسکو
طلب اور تلاش سے غافل نہون۔
مال کی کثرت سے بہت فساد پیدا
ہوتے ہین اور دل سخت ہو جاتا ہے
اور علم کی کثرت سے اور اوس پر
عمل کرنے سے بہت سے مصلحتین آخرت
کے ظہور پاتے ہین فقط۔ راقم فقیر غایت الله

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کی چھپا

دعوت تثلیث مین کہا ہی کیا
حاصل دنیا کو وہ سمجھی ہین دین
مرغ نالان و سیم و زر ہی میسر
ہوش و دنیا ہی مگر خواب و خیال
چاہتے ہو گر نجات آخروی
چھوڑ دو ہٹہ دھرمی میسی بھائیو

اخبارات

روس

روس کے اخبار نویس بالاتفاق لکھتے ہین کہ خیوا کو داخل حکومت روس کر لینا چاہیئے روسیون کے بہی ویسے ہی عزم ہین جیسے کہ سرکار انگریزی کے ہین کہ ہنوز کسی ملک پر مہم کی تیاری ہی ہے اور اوسکی فتح کو یقین سمجھ لیتے ہین ابہی خیوا پر روسیون کی مہم کی تیاری ہو رہی ہے کوئی معرکہ بہی غنیم سے نہین ہوا اور وہان یہ منصوبے ہو رہے ہین کہ اوس ملک پر تسلط کر لیا جاے بظاہر اسمین شک نہین ہے کہ والی خیوا روسیون کے مقابلہ کا نہین ہے اوسکی بہی اوسیطرح شامت آئی جیسے کہ حبش مین شاہ مکڈالا کی کہ جان بہی کہوئی اور ملک بہی برباد ہونے مین شک نہ تہا مگر یہہ بہی ہر گا کی پرورش ہے کہ اوسکے وارث کو مل گیا۔

وفاداری

ایک غیر ملک کی حیرت ناک سنی جاتی ہے کہ دو شخص

موسومہ میرٹ صاحب و گیز صاحب جو سرکار نظام حیدرآباد مین بعہدہ تعمیرات سرکاری مامور ہین اور اونکی عمر شاید ۱۵ یا ۱۹ برس کی ہوگی یہہ دونون شخص واسطے شکار کہیلنے اور بہالش کرنیکے جنگل کو گئے جب وہ دونون شخص میدان ایل گندم مین جو حیدرآباد سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے پہونچے تو یکایک ایک شیر نے اگر میرٹ صاحب کو گھوڑے سے اوچک لیا گیز صاحب نے جو یہہ حال دیکہا تو بندوق لیکر اونکی تمک کو پہنچے حالانکہ بندوق مین چہڑا ہی بہرا تہا تاہم اونہون نے شیر پر بندوق سر کری مگر شیر نے اسکو دیکہتے ہی اونکو تو چہوڑا و گیز صاحب کو دبا بیٹہا اور اٹہا کر کسیطرف جنگل مین لے گیا ایسی حالت مین میرٹ صاحب بچ گئے واقعی دوست ہو تو ایسا ہو۔ فقط ۔ منہ

سانپ

صاحب راقم انڈین ڈیلی نیوز نے سانپ کا ایک عجیب و غریب قصہ لکہا ہے جسکے سننے سے تحیر ہوتا ہی وہ لکہتے ہین کہ ایک انگریز کا لڑکا کمرہ مین کہیل رہا تہا اتفاقا ایک کالا سانپ میز کے نیچے اوسکی نظر پڑا پس اوس لڑکے نے اوسکو اپنے پاس بلایا وہ سانپ فورا لڑکے کے قریب آگیا اور اوس کے بازو مین لپٹ گیا لڑکا اوسکو ایک کہیل کی چیز سمجہکر اوس خوفناک جانور کو پیار کرنے لگا اس

سنو ایک ملازم اوس کمرہ مین آیا سانپ نے
دیکھ لیا جھپٹکر فوراً اوسپر حملہ کیا چنانچہ ملازم جھپٹا
بھاگ کر بھاگا بعد اوس کے وہ سانپ پھر لڑکے
کے پاس آکر اسیطرح اوسکے بازو سے لپٹ
گیا ذکر نے تھوڑی دور کھڑے ہوکر لڑکے کو بلایا
نکالا اوس سانپ کو ہٹاکر کمرہ سے باہر آیا مگر
سانپ بھی اوسکے ساتھ مثل پلے ہوئے کتے یا بلی
کے چلا آیا - فقط ٭ منہ

نصایح حکیم عریقوریوس

حکیم راہب نصرانی تہا علم حکمت مین بہت سی کتابین
اوسکی تصنیفات سے ہین اوسکی کلمات نصیحت آمیز
یہ ہین فقر و نیستی اوس تونگری و زرداری سے
بہتر ہے کہ جو کردار بد مین مشغول رکہے اور آدمی اپنا
روپیہ صرف کرکے دوزخ کا مستحق ہو جسوقت کوئی
نیک کام آدمی سے سرزد ہو اوسکو حق تعالی کیطرف
سے تصور کرے اور اگر کوئی برا کام ظہور مین آوے
تو اوسکو اپنی نفس کی شرارت جانے اگر اسی
طرح شب و روز اپنے افعال کا نگران رہے تو تہوڑے
دنون مین بندگان خاص سے ہو جائیگا -
آدمی کو چاہیئے کہ اپنی ہستی اور حقیقت کو نہ بہولے
ورنہ دنیا کے ہزارون سامان اوسکو غرور مین
ڈالکر تباہ کردینگے عورتون کے ساتھ مجالست
مادۂ حیوانی کو جوش مین لاتی ہے جیسے کہ تیل

مشعل کے لئے معاون روشنی ہی جو شخص دنیا مین
آسودہ ہو اور لوگ بسبب محبت زر مال کے اوسکو
دشمن ہو جاتے ہین تو اوسکو چاہئے کہ اونکی دشمنی
کو اپنی طرف سے خیال کرے اور اونکو نفع پہنچائے
کہ وہ دشمنی سے باز آئین اور خود آسایش مین
رہے اگر صاحب علم و حلم اور تواضع اختیار کرے
تو موجب کرامت ہی آدمی خدمت بادشاہان ظاہری
مین جب حاضر رہتا ہے تو اپنے حواس کو ہر چار طرف
مجتمع کرکے بگوش دل اوسکے سنتا ہے اور دل و
جان سے اوسکی طرف مخاطب رہتا ہے اسیطرح
چاہیئے کہ جب بادشاہ حقیقی کی عبادت اور ادائے
فرایض مین مشغول ہووے تو جملہ جوارح کو اوسکی
طرف رجوع رکہے مترجم حضرت علی علیہ السلام
کے جسم مبارک مین کسی لڑائی مین پیکان لگا تہا
اُسکے نکالنے مین تکلیف کا خیال ہوا آپنے ارشاد
فرمایا کہ جب مین نماز مین مشغول ہوون اوسوقت
یہ پیکان آسانی سے نکل آویگا چنانچہ جسوقت آپ
نماز مین مشغول ہوئے پیکان نکالا گیا اور آپکو
تکلیف کیسی مطلق خبر بہی نہوئی یہان سے محویت
یاد الٰہی مین اوس جناب اقدس کی بخوبی ثابت
ہے جس تونگر کا مال غربا پر تقسیم نہوا اور دوسرون
کو نفع نہ پہونچی وہ مال سنگریزون سے بدتر ہے
زبان دہان کی شیرین کلامی اور نفع رسانی کی

لئے ہی اور نہ سخنان بیہودہ کہنے کیواسطے فرصت
کر فرصت جانو اور کار دو جہانی مین مستعد ہو صحبت
یمک اکسیر کی خاصیت رکھتی ہے کشتی مین سوار
ہونیسے پہلے فکر غرق ہونے کی کر آدمی مین بہترین
صفت وہ ہے کہ کسی چیز پر حسد نہ کیا وے اس علم
کا قول ہے آدمی کو چاہئے کہ بہت گفتگو نکرے
اور دوسرے شخص کا کلام اپنے کلام سے قطع نکرے
اور جو کوئی شخص حکایت یا روایت ایسے بیان کرے
کہ جس سے یہ بہی واقف ہی تو واقفیت اپنی تا ختم
کلام ظاہر نکرے اور جو چیز کسی غیر سے استفسار
کرین خود جواب ندی اگر سوال کسی جماعت سے
کرین جسمین یہ بہی داخل ہے تو جواب دینی مین سبقت
نکرے اگر کوئی جواب دینا شروع کرے اور یہ
اوس سے بہتر جواب دینے کی قدرت رکہتا ہے تو
اوس مدت تک کہ وہ شخص بات اپنی تمام نکرے جواب
دینے مین صبر کرے بعد تمام ہونے جواب اوس شخص کے
جواب دینا ایسے طریق پر بیان کرے کہ جو پہلے جواب
دینے والے پر کوئی طعن نہ کرے اور آدمی آپس
مین اگر اسکے روبرو اپنے محاورہ کی رو سے
گفتگو کرین تو اوسمین خوض نکرے اور جو پوشیدہ
باتین کرے تو چوری سے نہ سنے اور جب
تمکو اپنی گفتگو مین شامل نہ کرین خلل
نہ دے فقط

دبدبۂ سکندری

رائی صائب

اندنون ضمیمۂ اخبار خیر خواہ عالم دہلی مین ایک مضمون
میرزا موحد صاحب کا دیکہنے مین آیا جسمین میرزا صاحب
نے از راہ خیر خواہی اور نیک دلی کی علمائے مسیحیہ کو یہ رائے
دی ہے کہ چند علمای محمدی اور مسیحی ملکر انجیل و توریت کو
مطابق قرآن مجید کر لین تاکہ جہگڑا مٹجائے اور لوگ
ملات کی قیل وقال مٹہ جائے اور سب یکدل ہوکر خدای کیتا
کی حمد و ثنا مین مشغول ہون مین نہایت نیک نیتی اور
سچے دل سے کہتا ہون کہ میرزا صاحب کی یہہ رائے
بہت صائب ہی اور عیسائیون کے حق مین نہایت مفید ہی
جسطرح لوتہر صاحب نے مذہب عیسوی کی اصلاح پر
کمر باندہے تہی اور بڑی کوشش سے کچہہ اصلاح کی
مگر چونکہ علمای محمدیہ اوسمین شریک نہ تہی اس لئے
اصلاح کامل نہو سکی اب دوبارہ اگر کوئی صاحب
اسکا بیڑا اوٹہائین اور علمای محمدیہ کو اپنی شریک کرین
تو بیشک اصلاح کامل ہوجائیگی اور پھر کسی مصنف کو حرف
گیری کی جگہہ باقی نرہیگی اگرچہ بعضی نافہم اس رائی کو
سنکر خوش نہونگے بلکہ تعصب کی راہ سے نہایت طیش
مین آئینگے مگر اہل علم انصاف پسند سے امید کامل
ہے کہ بدل وجان ایسے امر مفید کو قبول فرمائینگے
واقع مین میرزا صاحب کی یہ رائے نہایت خیر اہی
اور محبت قلبی پر دلالت کرتی ہے دوست دانا اوسکو
کہتے ہین اگر ایسی عمدہ رائے پذیرا نہو تو نہایت

مقدس کا مقام ہے یا وہ ہو اگر پنجہ سے اس رہے
اہل ہو اور ان کالے پادریون کی تحریرین وہی
ہی ہی ہیتی رہین تو ہر شخص کے نظر مین دین مسیحی
محض بے اصل اور بے بنیاد ہو جائیگا اور لوگ علانیہ
مسیحیت سے نہایت بدظن ہو جائینگے اور اونکی
ملت اور دیانت پر بڑا دھبا لگ جائیگا اور
پادریون کو اہل اسلام کی دار وگیر سے دامن
چھوڑانا نہایت دشوار ہو گا اور مسیحی ہر گفتگو مین
اس شعر کی مصداق ہو جائینگی ؎ چال ہے اس
ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ ؎ ہر قدم پر ہی گمان
یہان رہ گیا وان رہ گیا ؎ اور میرے اس مقولہ
کی تصدیق تو ابھی موجود ہے دیکھ لیجئے ان نئی
تجدیدون نے اہل اسلام کو چھوڑ کر عیسائیون پر
کیسی آفت برپا کی کہ چہار طرف سے اہل اسلام
کس کس طرح تحریر و تقریر کے میدان مین مثل
شیر ببر کے گونج رہی ہین اور ہر جانب سے
صدای ہل من مناظر اور ہل من مجیب کے بلند ہی
کسکو تاب و توان ہے کہ لب ہلا سکے اور کسکا یہ
زہرہ ہے کہ انکہین ملا سکے اس اخبار صداقت
آثار مین کتنی ہی تحریرین چھپین مگر آج تک کسی پادری
گورے و کالے نے اون کے جواب مین اپنی
ماتہ کو اشنای قلم نہ کیا اور اگر کوئی عیسائی بڑی
مشکلون سے کوئی تقریر سوچ سوچ کر لایا پس

پیچھے دیر نہین ہوتی کہ چہار طرف سے جوابون کی
بوچہار ہونے لگتی طرفہ یہ ہے کہ یہ سیکڑون
پادری مشن سے تنخواہ پاتے ہین اور فارغ
البالی ہو کر دن رات اسی کام پر مستعد ہین پھر
بھی کچھ نہین ہو سکتا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے
کہ اہل اسلام پر تائید ربانی ہے کہ باوجود اس
پریشان حالی اور بے اطمینانی کی کیا کچھ کر رہے
ہین کہ مخالفون کا دم بند ہے اور کیون نہو کہان
تائید مشن اور کہان معاونت رب ذوالمنن بھلا
کس طرح برابر ہو سکتی ہے اور جسقدر تحریر کالے
پادری کیا کرتے ہین گو بظاہر دین عیسوی کی تائید
ہو مگر اصل مین اہل انصاف کے نزدیک نہایت
مرتبہ کی ہیچ کتنی ہے بعضے ناظرین میری اس بات
سے تعجب کرینگے اور کہینگے کہ جو شخص جسکی وسیلہ
سے نان و نفقہ پاتا ہے عیش و عشرت
کرتا ہے وہ اسکی ہیچ کتنی کیونکر کریگا مگر کچھ جای
عجب نہین ناداان دوست سنا ہو گا وہ یہی
ہین اب اسکی وہ وجہین ناظرین کی خدمت مین پیش
کرتا ہون ذرا انصاف سے ملاحظہ فرمائین —

وجہ اول ان پادریون نے جتنے رسایل تصنیف
کئی ہین سب دروغ سے مالا مال ہین جن باتون
کا اہل اسلام کی کتابون مین کہین پتہ نہین اون
باتون کو زبردستی اسلام کیطرف منسوب کرتے

ہین اور کہین اہل اسلام کے صحیح حوالون سے سنکر
ہوتے ہین بطور نمونہ اس امر کے شواہد بیان کرتا
ہون شاہد اول پادری عماد الدین جنکا پادریون
مین آجکل طوطی بول رہا ہے ہدایت المسلمین کے
صفحہ ۲۴ مین لکھتے ہین کہ ابو الحسین صالحی تثلیث
کا قائل تھا اور اوسکو کفر نہ جانتا تھا انتہی۔ دیکھئے
یہہ محض بہتان ہے کسی کتاب مین صالحی کا یہہ
عقیدہ نہین لکھا بلکہ اسکی خلاف غنیۃ الطالبین
اور ملل ونحل وغیرہ مین صالحی کا عقیدہ یہہ لکھا ہے
کہ اوسکی نزدیک جو قائل تثلیث ہو وہ کافر ہے
شاہد دوم کتاب مذکور کے صفحہ ۲۶۳ مین
فرقہ میمونیہ کے حال مین لکھا ہے کہ یہہ مسلمان اپنی
بیٹون کا نکاح بیٹون سے درست جانتے ہین
حالانکہ یہہ محض افترا ہے کسی کتاب مین میمونیہ کا
یہہ عقیدہ نہین لکھا بلکہ ملل ونحل وغیرہ مین صاف
لکھا ہے کہ اون کے نزدیک بہن بھائیون مین
نکاح حرام ہے پھر صفحہ مذکور مین لکھا ہے کہ
میمونیہ کے نزدیک یہہ آیتین قرآن کے یعنے
حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم الایۃ الحاقی
ہین یہہ دوسرا افترا ہے میمونیہ ہرگز ان آیتون
کو الحاقی نہین جانتے بلکہ انہین آیتون سے
استدلال کرکے ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہ سے
نکاح حرام سمجھتے ہین جسکا جی چاہے ملل ونحل مین

دیکھے تفصیل کی یہان گنجایش نہین ہم
نے اثبات اعجاز قرآن مین ایک رسالہ لکھا ہے
اور جسمین عماد الدین نے ہدایت المسلمین وغیرہ
مین فصاحت قرآن پر اعتراض کئی ہین سبکا جواب
شافی دیا ہے اوس رسالہ مین ان دونون شاہد
کے تفصیل کی گئی ہے شاہد سوم کتاب مذکور
کے صفحہ ۳۰۴ مین ہے کہ مسیح کے وقت سے
آجتک اگرچہ مسایل حزمین درمیان فرقہ عیسائیون
کی بہت سا اختلاف پڑگیا مگر تثلیث کے اندر
کسی وقت اور کسی ملک اور کسی قوم مین اختلاف
نہین پڑا انتہی۔ دیکھئے اس جھوٹ کا کچھ ٹھکانا
ہے انکو شرم بھی نہین آتی کہ ایسے مشہور امر
سے انکار کرتے ہین ای صاحب ابتک انگلستان
وامریکہ وغیرہ مین ہزارون آدمی فرقہ یونیٹرین کے
موجود ہین جو تثلیث سے نہایت بیزار ہین اور
مسیح کو فقط رسول خدا جانتے ہین آرنیل سر ولیم
میور صاحب تاریخ کلیسیا کی پانچوین باب مین لکھتے
ہین۔ جبکہ کچھ لوگ مسیح کے جامۂ انسانی مین
ہونے کی بحث وتکرار کر رہے تھے بعضون نے
اوسکی الوہیت سے انکار کیا ان مین سب سے
قدیم ابیونی تھے اور وہ یہودیون کی رسوم پر تک
برابر پابند رہے دوسری صدی کے خاتمہ کے
قریب تھیودوشس اور آرتمین نے ابیونی کی یہودی

مسئلہ توحید کی بحث

ہے ذکر صرف مسیح کی آدم زادی پر قرار رکھوا ہنسی
مضمون اب طرفہ یہہ ہے کہ قطع نظر اور کتابون
سے پادری صاحب نے خود ہی اپنے قول کی تکذیب
کی ہے چنانچہ کتاب مذکور کے باب نہم فصل چہارم
مین فرقہ ابیونی اور رازمتن کے حال مین لکھا ہے
کہ یہہ فرقے الوہیت مسیح کی منکر تھے اور اسی کتاب
کی صفحہ ۵۲ مین ہے کہ یونیٹرین مسیح کی الوہیت
کا منکر ہے بھلا جب پادری صاحب کے معتقد اور
خود پادریصاحب مقر ہین کہ یہ فرقے الوہیت مسیح
کے منکر ہین پھر اس کہنے کی کیا معنی کہ کسی وقت
تثلیث مین اختلاف نہین پڑا یہہ تو دوسری صدی
سے آجتک اختلاف کا ہونا ثابت ہوا اور اس کہنیکی
کیا معنی کہ کسی قوم مین اختلاف نہین پڑا یہان تو
کئی فرقون کا اختلاف معلوم ہوا بھلا جن لوگون کا
یہہ حال ہو کہ کہین کچھہ کہدیا اور کہین کچھہ پھر انکی
بات کا کیا اعتبار ہے ایسی باتون سے معلوم
ہوتا ہے کہ ان لوگون کو تصنیف کتب سے محض
نفع دینا دی مطلب ہے بلکہ بتبدیلی مذہب سے
بھی انکی غرض یہی ہے شاہد چہارم کتاب
مذکور کے صفحہ ۱۹۳ مین ہے مولوی صاحب نے
(یعنی مولوی رحمۃ اللہ صاحب) ازالہ اوہام مین
لکھا ہے کہ علماء کی معنی کواریکی نہین عام عورت
کے ہین مگر مولوی صاحب نے جھوٹ بولا ہے

مسئلہ

بندہ نے اس لفظ کی تحقیقات عبرانی لغت سے کی ہے
وہان علماء کے معنی کواریکی مین انتہی افسوس
پادری صاحب نے تو انگریزی بھی نہین جانتے پھر
عبرانی کا کیا ذکر ہے وہ کیا تحقیق کرینگے وہ تو
جھوٹ فریب بناکر پیچھا چھوڑانا چاہتے ہین اور
ایک سچی شخص کو ناحق جھوٹا بناتے ہین معلوم
ہوتا ہے کہ پادری صاحب نے حل الاشکال نامہ
صاحب کی دیکھ لی ہے اسی بھروسے پر انہون نے
یہہ دعوی کیا ہے سو یاد رہے کہ وہ اور اون کے
پیر و مرشد دونون جھوٹے ہین دیکھئے ابھی حال
کھلا جاتا ہے ناظرین ملاحظہ کرین ولیم کرینوس نے
جو انگریزی زبان مین لغت عبرانی لکھے ہین اوسمین
اس لفظ کی تحقیق اسطرح پر کی ہے کہ علم صیغہ
مذکر کا ہے اسکی معنی جوان اور خورد سال اور
بالغ کی ہین چنانچہ یہہ لفظ اول سموئیل کے باب ۱
ورس ۶ ۵- اور باب ۲ ورس ۲۲ مین آیا ہے
اوسکی معنی جوان اور غلام کے کئی گئی ہین اور سپٹو
اجنٹ مین بھی اسکا ترجمہ جوان ہوا ہے یہ لفظ
ایسا ہے کہ جیسے عربی مین لفظ غلام اور غلیم کا
اور علماء اسکی تانیث اسکی معنی لڑکی اور خاتون
اور جوان عورت قابل نکاح کے ہین جیسے عربی
مین غلامہ اور یونانی مین بنائیس اور ترجمہ اکویلا
اور تھیوڈوشن اور سمیکس مین بھی اس لفظ کا

جوان عورت ہولیت چنانچہ اشعیا کے باب ۷ وس
۱۴۔ اور پیدائش کی باب ۲۴ وس ۴۳۔ اور
خروج کی باب ۲ وس ۸۔ اور امثال کی باب
۳۰ وس ۱۹ مین یہ لفظ آیا ہے اور ان تینون
ترجمون مین اس لفظ کا ترجمہ یہی کیا گیا ہے۔
(منفی نہ ہے کہ تینون ترجمون قدیم اور متقدمین
مسیحیہ کے نزدیک معتبر ہین چنانچہ ترجمہ اکویلا
سنہ ۱۲۹ مین ہوا ہے اور ترجمہ تھیوڈوشن سنہ ۱۷۵
مین اور ترجمہ سمیکس سنہ ۲۰۰ مین) اسکی بعد
کرنیوس لکھتا ہے کہ اس لغت کے مفہوم مین
بکارت داخل نہین بکارت کیواسطے لغت عبری
مین لفظ بتولہ کا موضوع ہے پس کتاب اشعیا مین
جو یہہ لفظ آیا ہے اور سبٹواجنٹ مین اسکا ترجمہ
کواری کیا گیا ہے وہ غلط ہے (اور اوس کی
غلطی خود اوسی سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ لفظ
علم کا ترجمہ خود اوسمین جوان ہوا ہے پھر اسکی
موئنث علماہ مین کوار اپن کہان سے آگیا جب
علم کی معنی جوان مرد کی ہین تو علماہ کے معنی جوان
عورت کے ہونے چاہئین) اب مین کہتا ہون
کہ تمہاری علمای محققین اس لفظ کے معنے
جوان عورت کے بتلا رہی ہین پھر کس موہنہ سے
پادری صاحب مولوی صاحب کو جہالت بتاتے ہین
اور پادری فنڈر نے جو حل الاشکال مین لکھا ہے

کہ اس لفظ کو معنی کواری کی ہین اور کچھ نہین ہو
اسکا جہالت ہونا فنڈر صاحب کو لغت عبری سے
ظاہر ہے کیونکہ فنڈر صاحب نے اس لفظ کو شین کی
قرار دیا ہے اور اسکی معنی جوان عورت اور کواری
کے لکھی ہین یہان تک تو پادری عماد الدین کے
جھوٹہ کا نمونہ تہا اب اون کے برادر خیر الدین کے
بانکی دیگئی انہون نے دو ہی ورق مین جھوٹہ کا
طومار باندہ دیا ہے چند سندین اون کی کتاب
پیغام خیر سے نقل کرتا ہون سند اول پیغام خیر
کی صفحہ ۲۷ مین ہے جو مضامین توریت و انجیل
سے محمد صاحب نے قرآن مین درج کئے ہین وہ
مضامین البتہ کلام الہی ہین اور جو اپنے طرف سے
باتین بنائے ہین انکو کلام اللہ کہنا بیجا ہے مثلاً
منکر نکیر کا قبر مین آنا یا محمد صاحب کا براق پر سوار ہوکر یا فاطمہ
کا دامن پکڑکر پل صراط سے گذرنا انتہے۔
یہان خیر الدین صاحب فرماتے ہین کہ محمد صاحب
نے ان مضامین کو قرآن مین درج کیا ہے مین
کہتا ہون کہ یہہ اون کا محض دروغ بے فروغ
ہے کلام مجید موجود ہے وہ نکالکر بتائین کہ
کس سورۃ مین اور کس آیت مین یہہ مضمون ہے
سند دوم پیغام خیر کے صفحہ مذکور مین ہے
جو قرآن محمد صاحب نے جاری کیا تھا وہ کیوقت
تک جاری رہا بعد اس کے حضرت عثمان نے اوس

قرآن کو چھوڑکر اپنا قرآن جاری کیا انتہی
اللہ علی الکاذبین ان کرستانون کے بہتان
خدا پناہ مین رکھے صاحب جو قرآن مجید حضرت
کے وقت مین جاری تہا وہی قرآن اس وقت تک
موجود ہے ایک حرف کا تفاوت نہین جسکا جی چاہے
سند طلب کرلے اسوقت اسکی تشریح کی ضرورت
ہوگی اگر کوئی صاحب اسکے جواب مین کچہ کہین گے تو
ہم بھی جواب الجواب مین سمجہ لینگے خیر الدین صاحب
اپنے اوپر قیاس کرتے ہین کہ اصلی انجیل چھوڑکر
ضعیف الایمان اور بے اعتقادون کے تحریر کو
کلام الہی سمجہہ رکھا ہے سند سوم پیغام حق کو
صفحہ ۲۹ مین ہے بت پرست مہادیو کو جو ایک پتھر ہے
پوجا کرتے ہین تو مسلمان بھی حجر اسود جو ایک پتھر
ہے اوس کے پوجا کرتے ہین انتہی۔ خیر الدین صاحب
برادر کلان عماد الدین نے تو تحقیق الایمان کے
صفحہ ۱۲۴ مین حجر اسود کا بوسہ دینا تعلیم قرآن
بتایا تہا انہون نے اون سے بھی ترقی کی اور
حجر اسود کے پوجنے کو مضمون کلام اللہ بتایا حاشا
وکلا حجر اسود کا پوجنا ہمارے قرآن مجید مین ہرگز
نہین ہے اور قرآن مین کیا کسی حدیث ضعیف
اور کسی قول مرجوح مین بھی اسکا پتا نہین ہمتو حجر
اسود کو پوجنا شرک جانتے ہین مگر معلوم نہین
کہ اسکا کیا جواب آپ دینگے کہ حضرت یعقوب نے

پتھر پر تیل چڑہایا ہے جیسا کہ پیدائش کے ۲۸ باب
مین ہے سند چہارم اوسی پیغام حق کے صفحہ
مذکور مین ہے وہ لوگ رام چندر جی کے معجزون مین
تو آپ بھی یا علی دم مدد فرمائے مین اگر انکو پرمیشر
دنیین جگناتہ نکالنا ضرور ہے تو آپکو بمقابلہ اوس کے
تعزیہ بنانا بدل منظور ہے انتہی۔ صاحب ذرا اس اخبار
کو خیال کیجیو کہ جن افعال کو اہل کفر و شرک بتاتے
ہین اون افعال کو یہ انصاف دشمن تعلیم قرآن
فرماتے ہین بھلا اب مین اہل انصاف سے پوچہتا ہون
کہ جو طالب حق ان تصنیفات کو دیکہیگا وہ کیا کچہہ نتیجہ
نکریگا اور کس طرح ان کرستانون کو بندہ درہم
و دینار نہ سمجہے گا دین اسلام چہوڑکر انہون نے
یہی تعلیم پائی ہے مقام غور ہے کہ جس شئے پر
مدار ہے تمام امر دینی کا یعنی راست بازی اوسیجائی
ہے جو ہر آن مین مفقود ہے پہر ان کے عیسائی ہونے
اور مسلمان ہونے کا کیا اعتبار ہے مگر طالب حق کو
ایسے تصنیفات دیکہکر گمان ہوسکتا ہے کہ اس فرقہ
کے علما کا شعار دروغ گوئی اور بددیانتی ہے معلوم
ہوتا ہے اون کے مقتداؤن نے بھی ایسے ہی
جہوٹے باتین بناکر جہان کو فریب دیا ہے ایسے
باتین خیال کرکے حق جو دین مسیحی سے نفرت کرسکتا
ہے الحاصل ایسے تصنیفات سے اہل خرد کے نزدیک
تائید دین مسیحی نہین ہوتے بلکہ لوگون کو نفرت دلاتا ہے